سوال

عدت گزارنے کی جگہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہے، اور وہ کرایہ کے گھر میں رہتی ہے، اس کے میکے والے اس کے گھر سے دور رہتے ہیں، اور اس کا بھائی بھی کام کاج کی بنا پر اس کے گھر آ کر نہیں رہ سکتا، اور عورت مکان کا کرایہ بھی ادا نہیں کر سکتی، کیا یہ عورت عدت گزارنے کے لیے میکے منتقل ہو سکتی ہے؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوہ عورت کے لیے اپنے اسی گھر میں عدت گزارنی واجب ہے جس گھر میں رہائش رکھے ہوئے اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی، کیونکہ رسول کریم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا: (امكثي في بيتك الذي جاء فيه نعي زوجك حتى يبلغ الكتاب أجله . قالت : فاعتددت فيه أربعة أشهر وعشرا) (رواه أبوداود (2300) والترمذي (1204) والنسائي (200) وابن ماجه (2031) وصححه الألباني في صحيح ابن ماجه). " تم اسی گھر میں رہو جس گھر میں تمہیں خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی، حتی کہ عدت ختم ہوجائے فریعۃ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: چنانچہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت بسر کی تھی۔ "اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اکثر اہل علم کا بھی یہی مسلک ہے کہ عورت اپنے اسی گھر میں عدت گزارے گی، جہاں اسے خاوند کی وفات کی خبر ملی تھی، لیکن انہوں نے یہ اجازت دی ہے کہ اگر کسی عورت کو اپنی جان کا خطرہ ہو یا پھر اس کے پاس اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی دوسرا شخص نہ ہو اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہ کر سکتی ہو تو کہیں اور عدت گزار سکتی ہے ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: " بیوہ کے لیے اپنے گھر میں ہی عدت گزارنے کو ضروری قرار دینے والوں میں عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما شامل ہیں، اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی مروی ہے، اور امام مالک امام ثوری اور امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حجاز شام اور عراق کے فقہاء کرام کی جماعت کا بھی یہی قول ہے "اس کے بعد لکھتے ہیں: "چنانچہ اگر بیوہ کو گھر منہدم ہونے یا غرق ہونے یا دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو تو اس کے لیے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا جائز ہے؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے۔ اور اسے وہاں سے منتقل ہو کر کہیں بھی رہنے کا حق حاصل ہے " انتہی مختصرا دیکھیں: المغنی (127/8). مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا: ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا ہے اور جس علاقے میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس عورت کی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ دوسرے شہر جا کر عدت گزار سکتی ہے؟ کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا: "اگر واقعتا ایسا ہے کہ جس شہر اور علاقے میں خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس بیوہ کی ضروریات پوری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تو اس کے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے میں جہاں پر اسے اپنے آپ پر امن ہو اور اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہو وہاں منتقل ہونا شرعا جائز ہے " انتہی دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتا (473/20). دیگر فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے: "اگر آپ کی بیوہ بہن کو دوران عدت اپنے خاوند کے گھر سے کسی دوسرے گھر میں ضرورت کی بنا پر منتقل ہونا پڑے مثلا وہاں اسے اکیلے رہنے میں جان کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو کر عدت پوری کریگی " انتہی دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (473/20). لہذا مذکورہ عورت اگر اکیلا رہنے سے ڈرتی ہے، یا پھر گھر کا کرایہ نہیں ادا کر سکتی تو اپنے میکے جا کر عدت گزارنے میں کوئی حرج نہیں ہے ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی